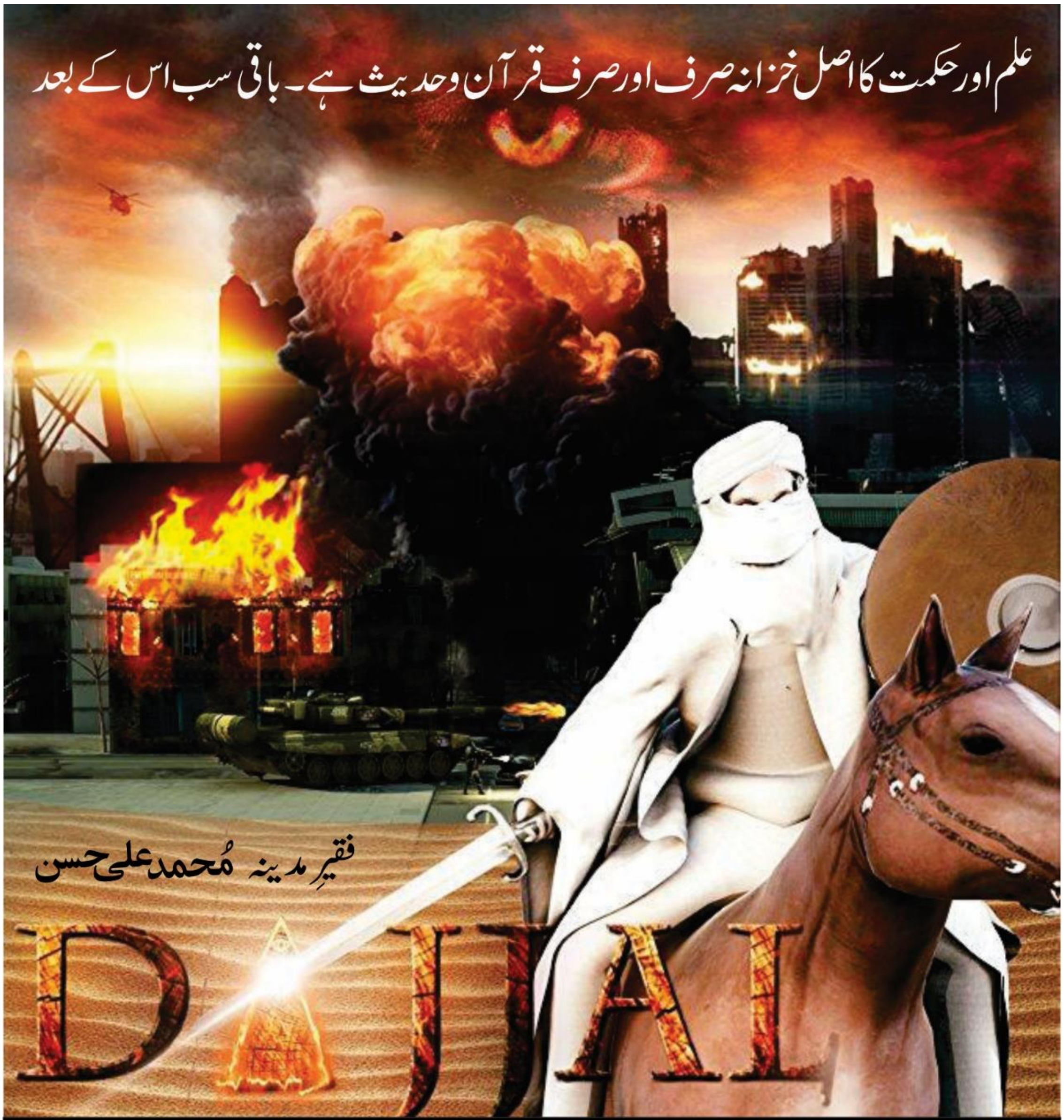

دجال، جہاد، بیعت

(قرآن وحدیث کی روشنی میں)

April 2024

ایڈیشن نمبر 1

اس کتاب کو "فری" ڈاؤن لوڈ کرنے کے لیے ہماری ویب سائٹ کو "وزٹ" کریں۔

www.fakeer.pk

کچھ اس کتاب کی تاریخ

اللہ پاک کی مہربانی سے یہ کتاب دراصل اس سے پہلے لکھی گئی میری کتابوں "تلاش حق" اور "راہ حق و عشق" کا ہی تسلسل ہے۔اللہ تعالٰی کی مہربانی سے تلاشِ حق لکھنے سے پہلے میں نے استخارہ کیا تھا، اور استخارہ میں اجازت کے بعد اس کتاب کا لکھنا رمضان المبارک (۱۴۳۴ ہجری) ,2013 میں شروع کیا گیا۔اور الحمدللہ، تقریباً ۱ ماہ اور ۱۲ دن کے بعد 7 ذوالقعد (۱۴۳۴ ہجری) 2013, کو یہ کتاب مکمل ہوئی۔2013 سے لیکر اب تک اس کتاب میں کئی نئے سوالات کے جواب شامل کیے جا رہے ہیں۔اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے۔کہ چند اہم سوالات کے جوابات آسان طریقے کے ساتھ فراہم کئے جائیں۔میں تو خود ایک انتہائی گنہگار اور کم علم انسان ہوں۔لہذا اس کتاب کی تکمیل کے واسطے میں نے بڑے اور نیک لوگوں کی تحریروں اور بیانات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ جو کوئی اس کتاب سے فائدہ اٹھائے اس سے درخواست ہے کہ مجھ گنہگار کے لئے، اس کتاب کی تیاری اور دیگر معاملات میں مدد کرنے والوں کے لئے اور تمام مومنین کے لئے، اللہ پاک کے حضور، دین اور دنیا کی مکمل خیر اور بھلائی کی دعا فرما دے۔اللہ پاک اپنے حبیب پاک ﷺ کے صدقے ہم سب کی تمام جائز دلی حاجات کو قبول فرمائے۔آمین۔

اگر آپ کتاب سے متعلق کوئی رائے یا مشورہ دینا چاہتے ہیں تو ہماری ویب سائٹ وزٹ کریں اور ہمارے اس ای۔میل ایڈریس info@fakeer.pk پر رابطہ کر سکتے ہیں۔ محمد علی حسن (فقیرِ مدینہ)

تلاشِ حق ستمبر 2013

راہ حق و عشق 2014

"جہاد، دجال، بیعت" ایڈیشن نمبر 01

2024 April 01

میرا اعتراف

اصل معاملہ یہ ہے، کہ چند سال پہلے تک میں خود ایک فرقہ پرست اور کٹر مولوی تھا۔ اس وقت میرا اٹھنا بیٹھنا، زیادہ تر، اپنے ایک مخصوص فرقہ کے دوستوں کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔اور میں دیگر فرقہ کے علماء کے سخت خلاف ہوتا تھا۔اس وقت میں دیگر فرقہ کے مولوی صاحبان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتا تھا۔اور صرف اپنے مخصوص فرقہ کے کٹر علماء کے فتووں کو ہی درست مانتا تھا۔اور اپنے فرقہ کے علماء کی اندھی تقلید کا قائل تھا۔اور دین کے معاملات میں اپنا دماغ استعمال کرنے کا قائل نہیں تھا۔

اس وقت میں ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب، غامدی صاحب اور ڈاکٹر اسرار احمد صاحب وغیرہ کے شدید خلاف ہوتا تھا۔ مگر جوں جوں، قرآن و حدیث کا ترجمہ خود پڑھنا شروع کیا، تو میرے رویے میں تبدیلی آنی شروع ہو گئی۔آج میری سوچ یہ ہے، کہ بریلوی، دیوبندی وہابی اور شیعہ یہ تمام مسلمانوں کی ہی شاخیں ہیں۔اور ان میں اختلافات ضرور ہیں۔ مگر اختلافات کے باوجود بھی ہم سب مسلمان ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ صحیح پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری۔695)

وہ علماء جن کے یوٹیوب پر بیانات نے میرے علم اور شعور کو بیدار کرنے میں مدد دی، ان علماء کو میں اپنا محسن مانتا ہوں۔ان میں سے چند اہم نام یہ ہیں۔

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب	پیر نصیر الدین نصیر صاحب	مولانا وحید الدین خان صاحب
ڈاکٹر اسرار احمد صاحب	غامدی صاحب	ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب
مولانا اسحاق صاحب		

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

خلاصہ کلام یہ ہے، کہ نہ تو ہر صوفیاء (صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) درست ہے، اور نہ ہی ہر بریلوی عالم دین، وہابی، شیعہ یا دیوبندی عالم دین غلط ہے۔ آپ کو تمام ہی مکتبہ فکر میں ہر طرح کے لوگ مل جائیں گے۔ اصل فیصلہ صرف اور صرف قرآن و حدیث اور، اُس کے بعد صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کا فعل ہے۔ جو جو معاملات قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکراتے جائیں، اُن کو چھوڑ دیں۔ روز قیامت ہر انسان سے اس کی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی حساب ہو گا۔ لہذا قرآن و حدیث کو تھام لیں اور بس۔ لہذا مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں، اور اندھی تقلید کسی بھی فرقے کے عالم دین کی مت کریں۔ لہذا جس کی جو بات قرآن و صحیح حدیث پاک سے غلط ثابت ہو، اس بات پر عمل مت کریں۔ مگر درست بات کی تائید کر دیں۔ یہ علماء بھی انسان ہیں۔ اور ان تمام ہی فرقہ کے علماء سے غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ اور اندھی تقلید کسی بھی سیاسی یا مذہبی قائد کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور یاد رہے کہ، ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث پاک ہی ہے، اور اس کے بعد صحابہ کرام کی سنت سے روشنی حاصل کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ، کبھی گمراہ نہیں ہوں گے۔

محمد علی حسن

فقیر مدینہ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 01: دجال کا فتنہ اور یاجوج ماجوج کا فتنہ، کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ختم ہو گا؟؟۔

سوال 02: کیا آپ جانتے ہیں کہ، دجال سمندر میں ایک جزیرے پر قید ہے، مگر اس قید میں بھی ایک صحابی رسول نے دجال سے ملاقات کی ہے۔اور اس ملاقات میں دجال نے کیا کہا تھا۔

سوال 03: کیا آپ جاننا چاہتے ہیں، حضرت امام مہدی علیہ السلام، کی آمد کا ثبوت، ان کی پہچان، اور ابدال کی ان کے ہاتھ پر بیعت، اور ابدال آخر ہیں کون؟

سوال 04: کیا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، کی دنیا میں دوبارہ آمد کا ثبوت جانتے ہیں؟

سوال 05: کن تین چیزوں کے ظاہر ہو جانے کے بعد، کسی کا ایمان قبول کر لینا قبول نہیں کیا جائے گا، یعنی ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے، ہی ایمان قبول کرنے کا فائدہ ہے، بعد میں ایمان قبول کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟

سوال 06: آخر اسلام میں پیری مریدی، اور بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟ وہ کون سی بیعت یا اطاعت ہے، جو مسلمانوں پر لازم ہے ؟

سوال 07: یہ کہنا درست نہیں ہے کہ، ہمارے حکمران اچھے نہیں ہیں، لہذا، ان کے خلاف کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تو یزید بدبخت، کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی، اصل معاملہ سمجھیں۔

سوال 08: جمہوریت کفر نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیاد اسلام ہی ہے ثبوت حاضر ہے۔۔۔

سوال 09: آخر کس کو اور کس وقت جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار ہے؟ کئی جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ، اگر غزوہ بدر میں مسلمان، صرف 313 ہو کر کفار کو ہرا سکتے ہیں، تو پھر ہماری فوجی قوت کس کام کی، جو ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے۔

سوال 10: آخر تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ صوفی بزرگ (اولیاءاللہ)، آخر ہوتے کون ہیں؟ آخر کس طرح تصوف اور بزرگوں کے ذریعے اسلام پھیلا؟

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 11: اگر، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی ادارے اپنا کام درست نہ کریں تو پھر بھی عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی ہے۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں سمجھیں۔ مزید واقعہ کربلا سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ اس پوسٹ کو مکمل اور غور سے پڑھیں۔

سوال 12: آج جانیئے کہ کس طرح، اسلام کو دنیا میں، صوفیاء کرام نے تلوار سے نہیں، بلکہ جہاد اکبر (اپنی خواہشات اور نفس کے خلاف جنگ)، کے ذریعے پھیلایا ہے۔؟ آخر جہاد اکبر، کفار کے خلاف جہاد سے زیادہ مشکل کس طرح ہے۔؟

سوال 13: کئی جوشیلے اور جذباتی لوگوں کے مطابق، صحابہ کرام نے بھی تو تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا تھا، لہذا ہمیں بھی طاقت کے زور پر دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیئے۔ آج اصل حقائق جانیئے۔

سوال 14: آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

سوال 15: اصل میں، غزوہ ہند تقریبا 1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ ضعیف نہیں بلکہ، صحیح حدیث پاک، سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

رب تعالیٰ تک پہنچنے کا مختصر اور آسان طریقہ

اگر رب تعالیٰ تک پہنچنے کا شوق ہے، تو پھر ہمیں نبی پاکﷺ اور صحابہ کرام کے نقشِ قدم پر چلنا ہو گا۔ اور یاد رکھیں، کہ ان نقشِ قدم پر چلنے کے لئے ہمیں دو چیزوں کی ضرورت پڑے گی۔ اول قرآنِ پاک، دوسری حدیثِ پاک ۔کوشش کریں، کہ قرآنُ و حدیث، کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کریں۔ اور کم از کم قرآن پاک کے ساتھ ساتھ ، بخاری شریف اور مسلم شریف کو ترجمہ کے ساتھ ضرور پڑھیں۔ اس کے علاوہ صحاح ستہ، کی صحیح حدیث پاک سے ضرور مستفید ہوں۔ اور کوشش کریں کہ ظعیف حدیثِ پاک اور کمزور رواویات کو بنیاد بنا کر عقیدے کی بنیاد مت رکھیں۔ اور علماء کرام اور بزرگوں کی جو باتیں قرآن و حدیث سے ثابت نہ ہوں، اُن باتوں چھوڑ دیں۔ کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔ کسی بھی عالمِ دین، یا پیر صاحب کی اندھی تقلید مت کریں۔

حدیث پاک: رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے کہ، میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، اور ایک فرقہ کو چھوڑ کر باقی سبھی جہنم میں جائیں گے، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کون سی جماعت ہو گی؟ آپ نے فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہوں گے جو میرے اور میرے صحابہ کے نقش قدم پر ہوں گے“۔ ترمزی(جز)-2641

کیا ہم بھی ولی اللہ (اللہ کے دوست) بن سکتے ہیں؟ کوئی ولی اللہ (اللہ کے دوست) ہے یا نہیں یہ ہمارا مسئلہ بالکل نہیں ہے، بلکہ ہمیں تو خود کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے اس منصب پر فائز ہو جائیں، اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے دوستوں کی فہرست میں شامل فرمالیں، اور انسان کی زندگی کا سب سے اہم مقصد بھی یہی ہونا چاہیے، کہ رب تعالیٰ اُسے اپنا دوست بنالیں۔ یہ خواہش کرنا کوئی گناہ نہیں ہے بلکہ اس خواہش کو تو ہماری زندگی کا سب سے بڑا مقصد ہونا چاہیےُ۔

قرانُ حدیث سے کچھ واضح اشارے ملتے ہیں جن کی مدد سے ولی اللہ (اللہ کے دوست) بننے کا راستہ معلوم ہوتا ہے، مثلاًاللہ تعالیٰ کی محبت اور اُس کی عبادت کرنا، فرائض کی سختی کے ساتھ پابندی کرنا۔ نبی پاکﷺ کی فرمودات پر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنااور نبیِ پاک ﷺ سے سچی محبت کرنا، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی مدد کرنا، محنت اور ایمان داری کے ساتھ زندگی گزارنا، رزقِ حلال کے لئے کوشش کرنا، برائیوں اور گناہ کے کاموں سے دور رہنے کی کوشش کرنا، اور سب کے حقوق اچھی طرح ادا کرنے کی کوشش کرنا وغیرہ وغیرہ، ایسے راستے پر چلنا تو شروع کریں، انشاءاللہ، رب تعالیٰ آپ کو بھی اپنے دوستوں میں شامل فرمالے گا۔

ہم سب کو ہی حق کی تلاش کرنی چاہئیے۔ مگر کس طرح؟

رب تک پہنچنے کا سب سے بہترین ذریعہ، اس کے حبیب پاک ﷺ کی محبت اور اطاعت ہے۔ محبت اور اطاعت صرف باتوں سے ہی ظاہر نہیں ہونی چاہئیے، بلکہ اس کا عملی ثبوت بھی نظر آنا چاہئیے۔ ہم دعویٰ تو کریں نبی پاک ﷺ کی اطاعت کا اور نماز میں سستی کریں، روزہ ہم نہ رکھیں، زکوۃ کو بوجھ سمجھیں، حج نہ کریں، جہاد سے ہم ڈریں، تو یہ کون سی اطاعت ہے؟ ہم نماز پڑھیں مگر فلمیں، ناچ گانا بھی دیکھیں اور سنیں بھی تو یہ کونسی اطاعت ہے۔؟ایک طرف نمازی بھی کہلائیں، دوسری طرف نامحرم عورتوں کو بھی گُھوریں اور بدنگاہی کے مرتکب بھی ہوں، یہ کونسی اطاعت ہے؟ ایک طرف قرآن پاک پڑھنے کا دعویٰ تو کریں مگر بداخلاق ہوں۔ یہ کون سی اطاعت ہے؟ **ہر دعویٰ ثبوت مانگتا ہے۔ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ذرا سوچیئے۔** کیا ہماری اطاعت اور محبت کے دعوے، صرف دعوے ہی ہیں؟ یا ان میں کچھ اخلاص بھی ہے؟ اب اگر اطاعت سے محبت کا سفر شروع کریں تو پتا چلتا ہے۔ کہ محبت اور عشق تو اطاعت سے بھی بڑھ کر مانگتا ہے۔ پہلے اطاعت کرنا تو سیکھ لیں، پھر محبت اور عشق کی باتیں کریں ، جو انسان نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور جہاد پر ہی عمل نہ کر سکا اور ان پر دل سے ایمان نہ لا سکا، وہ محبت اور عشق کی دنیا میں کیا داخل ہو گا۔

حضرت سید علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ **نے فرمایا:** جو انسان بغیر علم کے عمل کرتا رہتا ہے اس کی مثال اس گدھے جیسی ہے جو سارا دن چکی کے گرد گول گول گھومتا رہتا ہے۔ مگر شام کو اُسی جگہ کھڑا پایا جاتا ہے جہاں سے صبح سفر شروع کیا تھا۔ اس سے اس کے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔ علم کی اہمیت: حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے بقول، عمل کے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

پیچھے، علم کا ہونا بہت ضروری ہے۔ **اوراسی طرح علم کے ساتھ اُس علم کے مطابق عمل کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔**

سوال 01: دجال کا فتنہ، اور، یاجوج ماجوج کا فتنہ، کس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں ختم ہو گا ؟

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے ایک صبح دجال کا ذکر کیا۔آپ نے اس (کے ذکر کے دوران) میں کبھی آواز دھیمی کی کبھی اونچی کی۔ یہاں تک کہ ہمیں ایسے لگا جیسے وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔ جب شام کو ہم آپ کے پاس (دوبارہ) آئے تو آپ نے ہم میں اس (شدید تاثر) کو بھانپ لیا۔آپ نے ہم سے پوچھا تم لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ کے رسول ! صبح کے وقت آپ نے دجال کا ذکر فرمایا تو آپ کی آواز میں (ایسا) اتار چڑھاؤ تھا کہ ہم نے سمجھا کہ وہ کھجوروں کے جھنڈ میں موجود ہے۔اس پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے تم لوگوں (حاضرین) پر دجال کے علاوہ دیگر (جہنم کی طرف بلانے والوں) کا زیادہ خوف ہے اگر وہ نکلتا ہے اور میں تمھارے درمیان موجود ہوں تو تمھاری طرف سے اس کے خلاف (اس کی تکذیب کے لیے) دلائل دینے والا میں ہوں گا اور اگر وہ نکلا اور میں موجود نہ ہوا تو ہر آدمی اپنی طرف سے حجت قائم کرنے والا خود ہو گا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ (خود نگہبان) ہو گا۔ وہ گچھے دار بالوں والا ایک جوان شخص ہے اس کی ایک آنکھ بے نور ہے۔ میں ایک طرح سے اس کو عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں تم میں سے جو اسے پائے تو اس کے سامنے سورہ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے وہ عراق اور شام کے درمیان ایک رستے سے نکل کر آئے گا۔ وہ دائیں طرف بھی تباہی مچانے والا ہو گا اور بائیں طرف بھی۔ اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض۔ اللہ کے رسول ! زمین میں اس کی سرعت رفتار کیا ہو گی؟ آپ نے فرمایا: بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہو۔ وہ ایک قوم کے پاس آئے گا انھیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی باتیں مانیں گے۔ تو وہ آسمان (کے بادل) کو حکم دے گا۔ وہ بارش برسائے گا اور وہ زمین کو حکم دے گا تو وہ فصلیں اگائیگی۔ شام کے اوقات میں ان کے جانور (چراگاہوں سے) واپس آئیں گے تو ان کے کوہان سب سے زیادہ اونچے اور تھن انتہائی زیادہ بھرے ہوئے اور کوکھیں پھیلی ہوئی ہوں گی۔ پھر ایک (اور) قوم کے پاس آئے گا اور انھیں (بھی) دعوت دے گا۔ وہ اس کی بات ٹھکرا دیں گے۔ وہ انھیں چھوڑ کر چلا جائے گا تو وہ قحط کا شکار ہو جائیں گے۔ ان کے مال مویشی میں سے کوئی چیز ان کے ہاتھ میں نہیں ہو گی۔ وہ (دجال)

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بنجر زمین میں سے گزرے گا تو اس سے کہیگا اپنے خزانے نکال تو اس (بنجر زمین) کے خزانے اس طرح (نکل کر) اس کے پیچھے لگ جائیں گے۔ جس طرح شہد کی مکھیوں کی رانیاں ہیں پھر وہ ایک بھرپور جوان کو بلائے گا اور اسے تلوار مار کر (یکبارگی) دو حصوں میں تقسیم کر دے گا جیسے نشانہ بنایا جانے والا ہدف (یکدم ٹکڑے ہو گیا) ہو۔ پھر وہ اسے بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دیکھتے ہوئے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔

وہ (دجال) اسی عالم میں ہو گا جب اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم علیہما السلام کو معبوث فرمادے گا۔ وہ دمشق کے حصے میں ایک سفید مینار کے قریب دو کیسری کپڑوں میں دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ جب وہ اپنا سر جھکائیں گے تو قطرے گریں گے۔ اور سر اٹھائیں گے تو اس سے چمکتے موتیوں کی طرح پانی کی بوندیں گریں گی۔ **کسی کافر کے لیے جو آپ کی سانس کی خوشبو پائے گا مرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہو گا۔ اس کی سانس (کی خوشبو) وہاں تک پہنچے گی جہاں تک ان کی نظر جائے گی۔ آپ علیہ السلام اسے ڈھونڈیں گے تو اسے لد (Lyudia) کے دروازے پر پائیں گے اور اسے قتل کر دیں گے۔**

پھر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جنھیں اللہ نے اس (دجال کی دام میں آنے) سے محفوظ رکھا ہو گا تو وہ اپنے ہاتھ ان کے چہروں پر پھیریں گے۔ اور انھیں جنت میں ان کے درجات کی خبر دیں گے۔ وہ اسی عالم میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی فرمائیگا میں نے اپنے (پیدا کیے ہوئے) بندوں کو باہر نکال دیا ہے ان سے جنگ کرنے کی طاقت کسی میں نہیں۔ آپ میری بندگی کرنے والوں کو اکٹھا کر کے طور کی طرف لے جائیں **اور اللہ یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا،** وہ ہر اونچی جگہ سے اڈتے ہوئے آئیں گے۔ ان کے پہلے لوگ (میٹھے پانی کی بہت بڑی جھیل) بحیرہ طبریہ سے گزریں گے اور اس میں جو (پانی) ہو گا اسے پی جائیں گے پھر آخری لوگ گزریں گے تو کہیں گے۔ کبھی اس (بحیرہ) میں (بھی) پانی ہو گا۔ اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو کر رہ جائیں گے۔ حتیٰ کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے بیل کا سر اس سے بہتر (قیمتی) ہو گا جتنی آج تمھارے لیے سو دینار ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی گڑ گڑا کر دعائیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان (یاجوج ماجوج) پر ان کی گردنوں میں کیڑوں کا عذاب نازل کر دے گا تو وہ ایک انسان کے مرنے کی طرح (یکبارگی) اس کا شکار ہو جائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اتر کر (میدانی) زمین پر آئیں گے تو انھیں زمین میں بالشت بھر بھی جگہ نہیں ملے گی۔ جو ان کی گندگی اور بدبو سے بھری ہوئی نہ ہو۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ کے سامنے گڑگڑائیں گے تو اللہ تعالیٰ بختی اونٹوں کے جیسی لمبی گردنوں کی طرح (کی گردنوں والے) پرندے بھیجے گا جو انھیں اٹھائیں گے اور جہاں اللہ چاہے گا جا پھینکیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش بھیجے گا جس سے کوئی گھر اینٹوں کا ہو یا اون کا (خیمہ) اوٹ مہیا نہیں کر سکے گا۔ وہ زمین کو دھو کر شیشی کی طرح (صاف) کر چھوڑیگی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا۔ اپنے پھل اگاؤ اور اپنی برکت لوٹا لاؤ تو اس وقت ایک انار کو پوری جماعت کھائیگی اور اس کے چھلکے سے سایہ حاصل کرے گی اور دودھ میں (اتنی) برکت ڈالی جائے گی کہ اونٹنی کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کی ایک بڑی جماعت کو کافی ہو گا اور گائے کا ایک دفعہ کا دودھ لوگوں کے قبیلے کو کافی ہو گا اور بکری کا ایک دفعہ کا دودھ قبیلے کی ایک شاخ کو کافی ہو گا۔ وہ اسی عالم میں رہ رہے ہوں گے۔ کہ اللہ تعالیٰ ایک عمدہ ہوا بھیجے گا وہ لوگوں کو ان کی بغلوں کے نیچے سے پکڑے گی۔ اور ہر مومن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے وہ وہ گدھوں کی طرح (بر سر عام) آپس میں اختلاط کریں گی تو انھی پر قیامت قائم ہو گی۔ صحیح مسلم-7373

حدیث پاک: قیامت قائم نہیں ہو گی، یہاں تک کہ رومی (عیسائی) اعماق (شام میں حلب اور انطاکیہ کے درمیان ایک پر فضا علاقہ جو دابق شہر سے متصل واقع ہے) یا دابق میں اتریں گے۔ ان کے ساتھ مقابلے کے لیے (دمشق) شہر سے (یا مدینہ سے) اس وقت روئے زمین کے بہترین لوگوں کا ایک لشکر روانہ ہو گا جب وہ (دشمن کے سامنے) صف آرا ہوں گے تو رومی (عیسائی) کہیں گے تم ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان سے ہٹ جاؤ

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

جنھوں نے ہمارے لوگوں کو قیدی بنایاہوا ہے ہم ان سے لڑیں گے تو مسلمان کہیں گے۔اللہ کی قسم ! نہیں ہم تمھارے اوراپنے بھائیوں کے درمیان سے نہیں ہٹیں گے۔چنانچہ وہ ان (عیسائیوں) سے جنگ کریں گے۔ان (مسلمانوں) میں سے ایک تہائی شکست تسلیم کرلیں گے اللہ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا اور ایک تہائی قتل کردیے جائیں گے۔وہ اللہ کے نزدیک افضل ترین شہداء ہوں گے اور ایک تہائی فتح حاصل کریں گے۔وہ کبھی فتنے میں مبتلا نہیں ہوں گے۔(ہمیشہ ثابت قدم رہیں گے) اور قسطنطنیہ کو (دوبارہ) فتح کریں گے۔(پھر) جب وہ غنیمتیں تقسیم کررہے ہوں گے اور اپنے ہتھیار انھوں نے زیتون کے درختوں سے لٹکائے ہوئے ہوں گے تو شیطان ان کے درمیان چیخ کر اعلان کرے گا۔ مسیح (دجال) تمھارے پیچھے تمھارے گھر والوں تک پہنچ چکا ہے وہ نکل پڑیں گے مگر یہ جھوٹ ہوگا۔جب وہ شام (دمشق) پہنچیں گے۔تو وہ نمودار ہوجائے گا۔اس دوران میں جب وہ جنگ کے لیے تیاری کررہے ہوں گے۔ صفیں سیدھی کررہے ہوں گے تو نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی اس وقت حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اتریں گے تو ان کا رخ کریں گے پھر جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگھلتا ہے اگر وہ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اسے چھوڑ بھی دیں تو وہ پگھل کر ہلاک ہوجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے ان (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور لوگوں کو ان کے ہتھیار پر اس کا خون دکھائیگا۔ صحیح مسلم-7278

سوال 02: کیاآپ جانتے ہیں کہ ،دجال سمندر میں ایک جزیرے پر قید ہے، مگراس قید میں بھی ایک صحابی رسول نے دجال سے ملاقات کی ہے۔اوراس ملاقات میں دجال نے کیا کہا تھا۔

حدیث پاک: ہر ایک آدمی اپنی نماز کی جگہ پر رہے۔پھر فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ میں نے تمھیں کیوں اکٹھا کیا ہے؟ صحابہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتے ہیں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے تمہیں رغبت دلانے یا ڈرانے کے لئے جمع نہیں کیا، بلکہ اس لئے جمع کیا کہ تمیم داری رضی اللہ عنہ ایک نصرانی تھا، وہ آیا

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

اور اس نے بیعت کی اور مسلمان ہوا اور مجھ سے ایک حدیث بیان کی جو اس حدیث کے موافق ہے جو میں تم سے دجال کے بارے میں بیان کیا کرتا تھا۔ اس نے بیان کیا کہ وہ یعنی تمیم سمندر کے جہاز میں تیس آدمیوں کے ساتھ سوار ہوا جو لخم اور جذام کی قوم میں سے تھے، پس ان سے ایک مہینہ بھر سمندر کی لہریں کھیلتی رہیں۔ پھر وہ لوگ سمندر میں ڈوبتے سورج کی طرف ایک جزیرے کے کنارے جا لگے۔ پس وہ جہاز سے پلوار (یعنی چھوٹی کشتی) میں بیٹھے اور جزیرے میں داخل ہو گئے وہاں ان کو ایک جانور ملا جو کہ بھاری دم، بہت بالوں والا کہ اس کا اگلا پچھلا حصہ بالوں کے ہجوم سے معلوم نہ ہوتا تھا۔ لوگوں نے اس سے کہا کہ اے کمبخت تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ لوگوں نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے، کہ وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب اس نے مرد کا نام لیا تو ہم اس جانور سے ڈرے کہ کہیں شیطان نہ ہو۔ تمیم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ پھر ہم دوڑتے ہوئے (یعنی جلدی) دیر میں داخل ہوئے۔ دیکھا تو وہاں ایک بڑے قد کا آدمی ہے کہ ہم نے اتنا بڑا آدمی اور ویسا سخت جکڑا ہوا کبھی نہیں دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے اور دونوں رانوں سے ٹخنوں تک لوہے سے جکڑا ہوا تھا۔ ہم نے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا تم میری خبر پر قابو پا گئے ہو (یعنی میرا حال تو تم کو اب معلوم ہو جائے گا)، تم اپنا حال بتاؤ کہ تم کون ہو؟ لوگوں نے کہا کہ ہم عرب لوگ ہیں، سمندر میں جہاز میں سوار ہوئے تھے، لیکن جب ہم سوار ہوئے تو سمندر کو جوش میں پایا پھر ایک مہینے کی مدت تک لہر ہم سے کھیلتی رہی، پھر ہم اس جزیرے میں آ لگے تو چھوٹی کشتی میں بیٹھ کر جزیرے میں داخل ہوئے، پس ہمیں ایک بھاری دم کا اور بہت بالوں والا جانور ملا، ہم اس کے بالوں کی کثرت کی وجہ سے اس کا اگلا پچھلا حصہ نہ پہچانتے تھے۔ ہم نے اس سے کہا کہ اے کمبخت! تو کیا چیز ہے؟ اس نے کہا کہ میں جاسوس ہوں۔ ہم نے کہا کہ جاسوس کیا؟ اس نے کہا کہ اس مرد کے پاس چلو جو دیر میں ہے اور وہ تمہاری خبر کا بہت مشتاق ہے۔ پس ہم تیری طرف دوڑتے ہوئے آئے اور ہم اس سے ڈرے کہ کہیں بھوت پریت نہ ہو۔ پھر اس مرد نے کہا کہ مجھے بیسان کے نخلستان کی خبر دو۔ ہم نے کہا کہ تو اس کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اس کے نخلستان کے بارے میں پوچھتا ہوں کہ پھلتا ہے؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

پھلتا ہے۔اس نے کہا کہ خبر دار رہو عنقریب وہ نہ پھلے گا۔اس نے کہا کہ مجھے طبرستان کے دریا کے بارے میں بتلاؤ۔ہم نے کہا کہ تو اس دریا کا کون سا حال پوچھتا ہے؟ وہ بولا کہ اس میں پانی ہے؟ لوگوں نے کہا کہ اس میں بہت پانی ہے۔اس نے کہا کہ البتہ اس کا پانی عنقریب ختم ہو جائے گا۔ پھر اس نے کہا کہ مجھے زغر کے چشمے کے بارے میں خبر دو۔لوگوں نے کہا کہ اس کا کیا حال پوچھتا ہے؟اس نے کہا کہ اس چشمہ میں پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس پانی سے کھیتی کرتے ہیں؟ ہم نے اس سے کہا کہ ہاں! اس میں بہت پانی ہے اور وہاں کے لوگ اس کے پانی سے کھیتی کرتے ہیں۔اس نے کہا کہ مجھے امیّین کے پیغمبر کے بارے میں خبر دو کہ وہ کیا رہا ہے؟لوگوں نے کہا کہ وہ مکہ سے نکلے ہیں اور مدینہ میں گئے ہیں۔اس نے کہا کہ کیا عرب کے لوگ ان سے لڑے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔اس نے کہا کہ انہوں نے عربوں کے ساتھ کیا کیا؟ ہم نے کہا کہ وہ اپنے گردو پیش کے عربوں پر غالب ہوئے اور انہوں نے ان کی اطاعت کی۔اس نے کہا کہ یہ بات ہو چکی؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔اس نے کہا کہ خبر دار رہو یہ بات ان کے حق میں بہتر ہے کہ پیغمبر کے تابعدار رہوں۔اور البتہ میں تم سے اپنا حال کہتا ہوں کہ میں مسیح (دجال) ہوں۔اور البتہ وہ زمانہ قریب ہے کہ جب مجھے نکلنے کی اجازت ہو گی۔پس میں نکلوں گا اور سیر کروں گا اور کسی بستی کو نہ چھوڑوں گا جہاں چالیس رات کے اندر نہ جاؤں، سوائے مکہ اور طیبہ کے، کہ وہاں جانا مجھ پر حرام ہے یعنی منع ہے۔

جب میں ان دونوں بستیوں میں سے کسی کے اندر جانا چاہوں گا تو میرے آگے ایک فرشتہ بڑھ آئے گا اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہو گی، وہ مجھے وہاں جانے سے روک دے گا اور البتہ اس کے ہر ایک ناکہ پر فرشتے ہوں گے جو اس کی چوکیداری کریں گے۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ پھر نبی کریم ﷺ نے اپنی چھڑی منبر پر مار کر فرمایا کہ طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے، طیبہ یہی ہے۔یعنی طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔خبر دار رہو! بھلا میں تم کو اس حال کی خبر دے نہیں چکا ہوں؟ تو اصحاب نے کہا کہ ہاں۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے تمیم رضی اللہ عنہ کی بات اچھی لگی جو اس چیز کے موافق ہوئی جو میں نے تم لوگوں سے دجال اور مدینہ اور مکہ کے حال سے فرمادیا تھا۔خبر دار ہو کہ وہ شام یا یمن کے سمندر میں ہے؟ نہیں بلکہ وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے، وہ مشرق کی طرف ہے

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

(مشرق کی طرف بحر ہند ہے شاید دجال بحر ہند کے کسی جزیرہ میں ہو)اور آپ ﷺ نے مشرق کی طرف اشارہ کیا۔
سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے کہا کہ یہ حدیث میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد رکھی ہے۔ صحیح مسلم (جز)-7386

سوال 03: کیا آپ جاننا چاہتے ہیں، حضرت امام مہدی علیہ السلام، کی آمد کا ثبوت، ان کی پہچان، اور ابدال کی ان کے ہاتھ پر بیعت، اور ابدال آخر ہیں کون؟؟

حدیث پاک: اگر دنیا کا ایک دن بھی رہ جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا، یہاں تک کہ اس میں ایک شخص کو مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے اس طرح کا برپا کرے گا کہ اس کا نام میرے نام پر، اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہو گا، وہ عدل وانصاف سے زمین کو بھر دے گا، جیسا کہ وہ ظلم وجور سے بھر دی گئی ہے۔ سفیان کی روایت میں ہے: دنیا نہیں جائے گی یا ختم نہیں ہو گی حالانکہ عربوں کا مالک ایک ایسا شخص ہو جائے جو میرے اہل بیت میں سے ہو گا اس کا نام میرے نام کے موافق ہو گا۔ ابوداؤد-4282

حدیث پاک: ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف ہو گا تو اہل مدینہ میں سے ایک شخص مکہ کی طرف بھاگتے ہوئے نکلے گا، اہل مکہ میں سے کچھ لوگ اس کے پاس آئیں گے اور اس کو امامت کے لیے پیش کریں گے، اسے یہ پسند نہ ہو گا، پھر حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان لوگ اس سے بیعت کریں گے، اور شام کی جانب سے ایک لشکر اس کی طرف بھیجا جائے گا تو مکہ اور مدینہ کے درمیان مقام بیداء میں وہ سب کے سب دھنسا دیئے جائیں گے، جب لوگ اس صورت حال کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور اہل عراق کی جماعتیں اس کے پاس آئیں گی، حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اس سے بیعت کریں گی، اس کے بعد ایک شخص قریش میں سے اٹھے گا جس کا ننہال بنی کلب میں ہو گا جو ایک لشکر ان کی طرف بھیجے گا، وہ اس پر غالب آئیں گے، یہی کلب کا لشکر ہو گا، اور نامراد رہے گا وہ شخص جو کلب کے مال غنیمت میں حاضر نہ رہے، وہ مال غنیمت تقسیم کرے گا اور لوگوں میں ان کے نبی کی سنت کو جاری کرے گا، اور اسلام اپنی گردن زمین میں ڈال دے گا، وہ سات سال تک حکمرانی کرے گا، پھر

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

وفات پا جائے گا، اور مسلمان اس کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔ ابو داؤد کہتے ہیں: بعض نے ہشام سے نو سال کی روایت کی ہے اور بعض نے سات کی۔ ابو داؤد-4286

حدیث پاک: کہ (آخری زمانے میں) میری امت میں سے کچھ لوگ بیت اللہ کی پناہ لینے والے قریش کے ایک آدمی کے خلاف (کاروائی کرنے کے لیے) بیت اللہ کا رخ کریں گے یہاں تک کہ جب وہ چٹیل میدان حصے میں ہوں گے تو انھیں (زمین میں) دھنسا دیا جائے گا۔ صحیح مسلم-7240،7244

حدیث پاک: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کے پاس اہل شام کا ذکر کیا گیا اور عرض کیا گیا، امیر المومنین! ان پر لعنت بھیجیں، انہوں نے فرمایا: نہیں، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "ابدال شام میں ہوں گے، اور وہ چالیس افراد ہیں جب ایک آدمی فوت ہو جائے گا تو اللہ اس کی جگہ دوسرے آدمی کو لے آئے گا، ان کی وجہ سے بارش برستی ہے، ان کے ذریعے دشمنوں سے بدلہ لیا جاتا ہے اور ان کی وجہ سے شام سے عذاب دور کر دیا جاتا ہے۔ مشکاۃ المصابیح-6277

سوال 04: کیا آپ حضرت عیسیٰ علیہ السلام، کی دنیا میں دوبارہ آمد کا ثبوت جانتے ہیں؟

حدیث پاک: "تمہارا اس وقت کیا حال ہو گا جب عیسیٰ ابن مریم تم میں اتریں گے (تم نماز پڑھ رہے ہو گے) اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہو گا۔" صحیح بخاری-3449

حدیث پاک: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "میری امت کا ایک گروہ مسلسل حق پر (قائم رہتے ہوئے) لڑتا رہے گا، وہ قیامت کے دن تک (جس بھی معرکے میں ہوں گے) غالب رہیں گے، کہا: پھر عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام اتریں گے تو اس طائفہ (گروہ) کا امیر کہے گا: آئیں ہمیں نماز پڑھائیں، اس پر عیسیٰ علیہ السلام، جواب دیں گے: نہیں، اللہ کی طرف سے اس امت کو بخشی گئی عزت و شرف کی بنا پر تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو۔ صحیح مسلم-395

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 05: کن تین چیزوں کے ظاہر ہو جانے کے بعد، کسی کا ایمان قبول کر لینا قبول نہیں کیا جائے گا، یعنی ان نشانیوں کے ظاہر ہونے سے پہلے، ہی ایمان قبول کرنے کا فائدہ ہے، بعد میں ایمان قبول کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟

حدیث پاک: ''تین چیزیں ہیں جب ان کا ظہور ہو جائے گا، تو اس وقت کسی شخص کو، جو اس سے پہلے ایمان نہیں لا یا تھا، یا اپنے ایمان کے دوران میں کوئی نیکی نہ کی تھی، اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، دجال، اور، دابۃ الارض (زمین سے ایک عجیب الخلقت جانور کا نکلنا۔) صحیح مسلم-398

سوال 06: آخر اسلام میں پیری مریدی، اور بیعت کی شرعی حیثیت کیا ہے۔؟ وہ کون سی بیعت یا اطاعت ہے، جو مسلمانوں پر لازم ہے ؟

عام پیری مریدی کی شرعی حیثیت۔

مسلمانوں کے اصل میں پیر صاحب تو نبی کریم ﷺ، خود ہیں۔ مگر جو پیری مریدی آج کل ہمارے معاشرے میں رائج ہے، وہ نہ تو فرض ہے اور نہ ہی واجب ہے۔ اگر یہ، اسلام میں فرض، واجب، یا، لازم ہوتی، تو، حضرت امام ابو حنیفہ رحمت اللہ علیہ، حضرت امام شافعی رحمت اللہ علیہ کے بھی کوئی پیر صاحب ضرور ہوتے۔ یہ زیادہ سے زیادہ، مستحب عمل ہے، اگر کسی کو صحیح پیر صاحب مل گئے، تو انشااللہ، اسے بہت فائدہ ہو گا۔ مگر، اگر، کسی نے کسی پیر صاحب کی، بیعت نہیں کی یے، تو وہ گنہگار نہیں ہوتا۔ بلکہ امام بخاری رحمت اللہ علیہ، جن کی ہم بخاری شریف پڑھتے ہیں، ان کے بھی کوئی پیر صاحب نہیں ہیں۔ امام احمد بن حنبل رحمت اللہ علیہ، کے بھی کوئی پیر صاحب نہیں ہیں۔ **یاد رکھیں**، اندھی تقلید کسی بھی عالم دین کی مت کریں۔ اصل ماخذ ہدایت، قرآن و حدیث ہیں۔ کسی بھی عالم دین سے غلطی ہو سکتی ہے۔ لہذا جن کے پیر صاحبان ہیں، وہ ان سے ضرور مستفید ہوں، مگر دوسروں کو، اپنے پیر صاحب، یا کسی اور پیر صاحب کا مرید کرنے بہت زیادہ کوشش مت کریں۔

اصل میں اطاعت یابیعت، اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ، کے بعد حکمران وقت کی ہے۔ وہ بیعت یا اطاعت، جو عوام کے لیے لازم ہے، وہ کسی پیر صاحب کی اطاعت یابیعت نہیں ہے۔ بلکہ حکمران وقت کی ہے۔ کیونکہ، اگر لوگ حکمران وقت کی بیعت یا اطاعت نہیں کریں گے، تو ملک میں فتنہ پھیل سکتا ہے، اور ملک کا نظام درہم برہم ہو سکتا ہے۔ غیر مشروط بیعت، صرف نبی کریم ﷺ کی ہی ہے۔ حکمران وقت بھی اگر کوئی خلاف شریعت حکم دے تو اس حکم کی اطاعت بھی لازم نہیں۔

فرمانِ الٰہی: اَے اِیمان والو! اَللہ کی اطاعت کرو اور اُس کے رَسُول کی بھی اطاعت کرو اور تُم میں سے جو لوگ صاحبِ اِختیار ہوں، اُن کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یومِ آخرت پر اِیمان رکھتے ہو تو اُسے اَللہ اور رَسُول کے حوالے کر دو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اُس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔ سورت النساء۔آیت نمبر-59

حدیث پاک 1: آپ ﷺ نے فرمایا، (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری-693

حدیث پاک 2: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ امیر کی اطاعت کرنا، چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

نوٹ: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور خلفائے راشدین کے ہاتھوں پر جو عوام نے بیعت کی تھی، وہ حکمران وقت والی بیعت تھی۔ صحابہ کرام کے زمانے میں، مختلف صحابہ کرام نے اپنے اپنے، پیر خانے شروع نہیں کیئے ہوئے تھے۔ جس طرح آج ہر محلے میں آپ کو کوئی نہ کوئی پیر صاحب مل جاتے ہیں۔

سوال نمبر 07: یہ کہنا درست نہیں ہے کہ، ہمارے حکمران اچھے نہیں ہیں، لہذا، ان کے خلاف کھڑا ہونا چاہیئے۔ کیونکہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی تو یزید بد بخت، کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی، اصل معاملہ سمجھیں۔

یاد رہے، کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ **، نے، بے شک خود** یزید بد بخت کی بیعت نہیں کی تھی، مگر عوام کو خود کبھی بھی یزید کی حکومت کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ کی نیت سے کربلا نہیں گئے تھے۔ بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تو خواتین اور بچے بھی تھے۔ مگر جب یزیدی فوج نے جنگ شروع کر دی، اور پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ **فلسفہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم سے زیادہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے۔** واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، یزید کے خلاف عوام کو اکسایا نہیں تھا۔ بلکہ حکمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے مدینہ منورہ میں اپنی زندگی گزاری۔ اس کا یہ مطلب نہیں تھا، کہ معاذاللہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے والد محترم کی شہادت کا غم نہیں تھا، یا وہ یزید بد بخت کو درست سمجھتے تھے، بلکہ عوام کو فتنہ اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموشی کا راستہ اختیار کیا۔

جب تک حکمران وقت اعلانیہ کفر کا ارتکاب نہ کر دے، تب تک اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ اگر کوئی حکمران وقت، ظالم ہو، یا شریعت کے مطابق حکمرانی نہ بھی کرتا ہو، یا فاسق اور گنہگار ہو، تب بھی اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری دوسری صورت میں معاشرے میں انتشار پھیلے گا، اور فتنہ پھیل جائے گا۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کیا آج کے حکمران معاذاللہ، یزید بد بخت سے بھی بدتر ہیں؟ عوام کو حکمرانوں کے خلاف اکسا کر ملک میں مزید فتنہ اور انتشار نہیں پھیلانا چاہیئے۔ احتجاج ضرور کریں، مگر حکمت کے ساتھ، مگر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسانا، بہت بڑا ظلم ہے۔

قرآن وحدیث سے ثبوت کہ، حکمران وقت کی بیعت یا اطاعت، مسلمانوں پر لازم ہے، ورنہ دوسری صورت میں فتنہ پھیلنے کا خدشہ ہے

فرمانِ الٰہی: اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور تم میں سے جو لوگ صاحب اختیار ہوں، اُن کی بھی۔ پھر اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں اختلاف ہو جائے تو اگر واقعی تم اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اُسے اللہ اور رسول کے حوالے کر دو۔ یہی طریقہ بہترین ہے اور اُس کا انجام بھی سب سے بہتر ہے۔ سورت النساء۔آیت نمبر 59 (جز)

حدیث پاک 1: آپ ﷺ نے فرمایا، (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری–693

حدیث پاک 2: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ، امیر کی اطاعت کرنا، چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

حدیث پاک 3: بنو امیہ کے دور حکومت میں، حجاج بن یوسف نے مشہور صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھو، کو شہید کر کے آپ کا جسم مبارک تک لٹکا دیا گیا۔ صحیح مسلم (جز)–6496

حجاج بن یوسف کے اس ظلم عظیم کے باوجود بھی مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا بلکہ صحابہ کرام، تو حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا، کہ حجاج درست انسان ہے، مگر امت کو مزید فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے اسے برداشت کیا گیا۔

سوال 08:   جمہوریت کفر نہیں بلکہ جمہوریت کی بنیاد اسلام ہی ہے ثبوت حاضر ہے۔

اسلام سے پہلے دنیا میں بدترین بادشاہتوں اور غلامی کا دور تھا۔ ایران اور روم کے سلطنتوں کی دنیا پر حکمرانی قائم تھی۔ اور فرد واحد، یعنی بادشاہ کو فیصلہ کا حق تھا۔ جبکہ اسلام نے مسلمانوں کے باہمی مشاورت سے فیصلوں کی بنیاد رکھی (جمہوریت کی بنیاد)۔ اس کے لیے ایک اصل الاصول، سورۃ الشوریٰ میں بیان کر دیا گیا ہے جسے اختیارات کے دائرے میں بہر حال ملحوظ رکھنا ہو گا. وہ اصل الاصول یہ ہے کہ،

فرمان الٰہی: ”اور (اہل ایمان) اپنے معاملات باہمی مشورے سے چلاتے ہیں“. سورۃ الشوریٰ (آیت ۳۸)

اسلام ایک طرف تو باہمی مشاورت (جمہوریت) کا حکم دیتا ہے، مگر ساتھ ساتھ مشورہ دینے والوں کی تعلیم اور تربیت پر بھی زور دیتا ہے۔ تاکہ باہمی مشورہ دینے والے قابل لوگ بھی ہوں، اور بنیادی علم ضرور رکھتے ہوں۔ سلطنت روم و ایران کے عام عوام میں علم، شعور اور تعلیم کی شدید کمی تھی۔ صرف خاص طبقہ کے لوگوں کو علم اور تعلیم تک رسائی تھی۔ مگر مدینہ منورہ کی جب ریاست قائم کی گئی، تو عام مسلمانوں میں بھی دنیاوی تعلیم کا خاص اہتمام شروع کیا گیا۔ بلکہ جو کفار جنگی قیدی بن کے لائے گئے، ان میں سے پڑھے لکھے قیدیوں کو کھا گیا کہ، مدینہ منورہ کے مسلمانوں کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔ یعنی جہاں مسلمانوں کی دینی تربیت کا اہتمام کیا گیا، وہاں دنیاوی تعلیم کا بھی اہتمام کیا گیا، یعنی علم اگر کافر سے بھی ملے تو حاصل کرنا چاہیئے۔

علماء کرام کو چاہیے کہ لوگوں کو حکمت اور دلیل کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرتے رہیں۔ کیونکہ جتنا عوام کا علمی اور عقلی شعور بہتر ہوتا جائے گا اُتنے ہی بہتر حکمران، عوام اپنے لیے منتخب کرنا شروع کر دیں گے۔ جن لوگوں نے حکمرانوں کو منتخب کرنا ہے، ان کا اپنا شعوری معیار بھی بہتر ہونا چاہیئے، اس کے لیئے دنیاوی تعلیم اور دینی تعلیم دونوں کا عام ہونا بھی انتہائی ضروری ہے۔ ورنہ اچھے حکمرانوں کا آنا مشکل ہے۔ یاد رہے ریاست مدینہ میں تو کفار قیدی بھی مسلمانوں کو پڑھاتے تھے۔ اسلام میں تعلیم اتنی ضروری ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

تو یاد رہے، آج کل کی جمہوریت کئی کمزوریوں کے باوجود بھی مارشل لاء، بادشاہت اور ڈکٹیٹر شپ سے بہتر ہے، لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں، اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاءاللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

سوال 09: آخر کس کو اور کس وقت جہاد کا اعلان کرنے کا اختیار ہے؟ کئی جذباتی لوگ کہتے ہیں کہ، اگر غزوہ بدر میں مسلمان، صرف 313 ہو کر کفار کو ہرا سکتے ہیں، تو پھر ہماری فوجی قوت کس کام کی، جو ہم کشمیر اور فلسطین کے مسلمانوں کی مدد نہیں کر سکتے؟۔

جہاد ظلم و جبر کے خلاف ہوگا۔ اگر کسی جگہ لوگوں پر ظلم ہو رہا ہے، تو اس ظلم کو ختم کرنے کے لیئے جہاد کا باقاعدہ اعلان کیا جا سکتا ہے۔ لیکن جہاد کے اعلان سے پہلے اپنی طاقت اور استطاعت کا درست اندازہ لگانا بھی انتہائی ضروری ہے، کہیں یہ نہ ہو کہ دشمن کے ہاتھوں خود ہی مکمل تباہ و برباد ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ پر توکل ضرور کریں، مگر شریعت کی روشنی میں۔ (غزوہ بدر سے متعلق حقائق آگے موجود ہیں۔)

جہاد کا اعلان صرف حکومت وقت کر سکتی ہے۔ اگر علماء کرام کو لگتا ہے، کہ جہاد کا وقت آگیا ہے، لیکن حکمران پھر بھی جہاد کا اعلان نہیں کر رہے ہے، تو اس صورت میں علماء کو حکمرانوں اور عوام کو دلیل کے ساتھ سمجھانا چاہیئے، مگر فیصلہ بہر حال حکومت وقت کا ہی ہوگا، کسی تنظیم یا جماعت کا نہیں۔ اور جو لوگ یا تنظیمیں پاکستانی حکومت یا فوج کے خلاف جہاد کو جائز سمجھتی ہیں، طالبان یا اسی طرح کے دیگر گروہ، تو ان لوگوں کے خلاف حکومت پاکستان، اور فوج کو خود جہاد کا اعلان کر کے ان کو ختم کرنا چاہیئے، کیونکہ اس طرح کے لوگ فتنہ ہیں، اور یہ لوگ ملک کے اجتماعی نظم کو خراب کرتے ہیں۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں، کہ غزوہ بدر کے موقع پر نبی کریم ﷺ، نے صحابہ کرام کو پہلے ہی بتا دیا تھا، کہ تین ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ کے حکم سے مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ تاکہ صحابہ کرام کے حوصلے بلند رہیں۔ فرمان الٰہی: جب تم

مومنوں سے یہ کہہ (کر ان کے دل بڑھا) رہے تھے کہ کیا یہ کافی نہیں کہ پروردگار تین ہزار فرشتے نازل کر کے تمہیں مدد دے۔ سورت العمران، آیت نمبر 124

مگر آج نہ تو ہمارے درمیان کوئی وحی پہنچانے والے نبی علیہ السلام موجود ہیں، اور نہ ہی، ہمیں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی مدد کا ہمیں یقین کروایا گیا ہے۔ لہذا ہم نے اپنی دنیاوی طاقت اور وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے، اپنی عقل، علم اور شعور کے مطابق ہی فیصلے کرنے ہیں۔ آنکھوں کو بند کر کے نہیں، اور نہ ہی جذباتی بن کر۔ یاد رکھیں، غزوہ بدر اور غزوہ احد میں کفار نے مسلمانوں پر حملہ کیا تھا۔ مسلمانوں نے پہل نہیں کی تھی۔ لہذا اس وقت مسلمانوں کے پاس جو بھی وسائل موجود تھے، مسلمانوں نے ان کا بہترین استعمال کر کے آپنا دفاع کیا تھا۔ مگر جب مسلمانوں نے اپنی تیاری خوب مکمل کر لی، اور دنیاوی وسائل کا بھی خوب بندوبست کر لیا، صرف تب، مکہ مکرمہ پر حملہ، اس شان سے کیا، کہ کفار کو جنگ کی ہمت تک نہ ہو سکی۔ کیونکہ مسلمان 10 ہزار سے زائد کا لشکر جرار لے کر مدینہ منورہ سے نکلے تھے۔ **یہی تو میں کہتا ہوں کہ پہلے، مطلوبہ طاقت حاصل کریں**، پھر کفار سے لڑنے کی بات کریں۔ آج تو معاملہ یہ ہے، کہ، کفار کے خلاف لڑنے کے لیئے، ہمیں ہتھیار بھی کفار سے ہی لینے پڑتے ہیں۔ پہلے سائنس، اور ٹیکنالوجی کے میدان میں اپنا لوہا منائیں، جدید ترین ہتھیار خود بنانا سیکھیں، پھر کفار سے ٹکرائیں۔

کئی لوگ کہتے ہیں، کہ، آخر طالبان نے بھی تو افغانستان میں امریکہ کو شکست دی ہے؟ اب سچ سن لیں۔۔۔

امریکہ اپنی مرضی سے 20 سال پہلے آیا، لاکھوں مسلمانوں کو شہید کیا، ملا عمر کی اسلامی حکومت کو ختم کیا، اس پورے علاقے میں افراتفری پھیلائی، اور اس خطے کی ترقی کو کئی سال پیچھے دھکیل دیا، افغانستان میں اپنی پسند کی حکومت بنائی اور اب اپنی مرضی سے جا رہا ہے۔ امریکہ کے صرف 2000 کے قریب فوجی 20 سال میں مرے، جبکہ یہ پورا علاقہ تباہ و برباد ہو گیا۔ اور ہم بے وقوفوں کی طرح کہ، رہے ہیں، کہ طالبان جیت گئے۔ امریکہ مستقل رہنے کے لیئے کبھی آیا ہی نہیں تھا۔ اس نے جو کرنا تھا، کر لیا۔ اور ہم جاہلوں کو طرح اس تباہی میں بھی اپنی جیت کا جشن منا رہے ہیں۔

شاید، باتیں کرنے والے، بھول جاتے ہیں کہ ،جب 1973 کے رمضان المبارک میں جب مصر، اردن، سعودی عرب، شام، پاکستان، کویت سب نے مل کراچانک ،اسرائیل پر حملہ کردیا تھا۔تب کیا ہوا تھا، تمام امت مسلمہ کو اکیلے اسرائیل نے سب کو ہرادیا تھا۔لہذا، پہلے اپنی دنیاوی قوت، تیار کریں، پھر اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔

سوال 10: آخر تصوف اور روحانیت کیا ہے؟ صوفی بزرگ (اولیاءاللہ)، آخر ہوتے کون ہیں؟ آخر کس طرح تصوف اور بزرگوں کے ذریعے اسلام پھیلا؟

تصوف سے مراد دل کی پاکیزگی اور اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف ایک اللہ تعالیٰ کے لیئے زندگی گزارنے کا نام ہے۔صوفی کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہوتا ہے۔صوفی عبادت کرتا ہے تو اللہ کے لیئے، ماں باپ، بیوی بچوں اور مخلوق سے محبت کرتا ہے، تو اللہ کے لیئے۔غرض یہ کہ اصل میں صوفی پوری عمر اپنے رب کو خوش کرنے کی کوشش ہی کرتا رہتا ہے۔**اس دوران اس سے کئی غلطیاں بھی سرزد ہو جاتی ہوں گی،** کئی گناہ بھی ہو جاتے ہوں گے، لیکن وہ اپنی غلطیوں کی معافی کا بھی اللہ تعالیٰ سے طلب گار رہتا ہے، اور امید کا دامن بھی نہیں چھوڑتا۔یہ لوگ بھی انسان ہی ہیں، لہذا لازمی نہیں کہ ان سے کوئی غلطی نہ ہو سکے، یا اسلام سے متعلق، اس کی ہر تشریح درست ہی ہو۔

ان شخصیات میں آپس میں بھی کئی معاملات میں اختلافات ہو سکتے ہیں، اختلافات تو کئی معاملات میں صحابہ کرام کے درمیان بھی تھے، لہٰذا اختلافات ہونا ایک بشری تقاضا ہے۔لیکن اسلام کے لیئے اور عوام کی روحانی اور شرعی تربیت میں ان صوفی بزرگ شخصیات کا بہت بڑا عمل دخل ہے۔

غیب کا علم تو میرے پاس نہیں ہے، لیکن میرے علم عقل اور گمان کے مطابق کچھ شخصیات کو میں عظیم صوفی بزرگ مانتا ہوں، مثال کے طور پر:::

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

- **حضرت سید علی ہجویری رحمت اللہ علیہ** (عرف عام حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ) لاہور میں
- **حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمت اللہ علیہ**، بغداد میں
- **حضرت مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ علیہ**، ترکی میں
- **حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ** بھارت میں۔۔۔وغیرہ وغیرہ

ان شخصیات اور دیگران جیسی کئی صوفی بزرگ شخصیات نے اسلام کی تبلیغ میں بہت بڑا کردار ادا کیا ہے۔ یہ لوگ اپنے کردار، اعلیٰ اخلاق، تہذیب، ایمانداری اور رواداری سے لوگوں کو اسلام کی طرف مائل کرتے تھے۔ بہت سے تو غیر مسلم، ان شخصیات کی اعلیٰ ظرفی سے متاثر ہو کر ہی اسلام قبول کر لیتے تھے۔ **آج کے دور میں کئی لوگ ان شخصیات سے متعلق کئی صحیح اور کئی غلط باتیں منسوب کر دیتے ہیں۔** لہذا جو بات بھی آپ کے علم میں ان شخصیات سے متعلق ایسی آئے جو قرآن و حدیث سے درست ثابت نہیں ہو، یا قرآن و حدیث سے ٹکرائے، تو اس بات پر عمل مت کریں۔ **کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن و حدیث ہی ہے۔** لیکن ان شخصیات کی دینی خدمات کو یکسر پس پشت ڈالنا یا ان کی شان میں گستاخی کرنا بھی انتہائی غلط ہے۔

ان شخصیات نے کئی کئی ممالک میں اسلام کی وہ خدمت کی ہے، کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے، یہی وجہ ہے، کہ خواہ، پاکستان ہو، یا ترکی، بھارت ہو یا عراق، یمن ہو یا مصر، غرض تقریباً تمام دنیا میں ہی ان عظیم شخصیات کے مزارات پر آج بھی لوگ فاتحہ خوانی اور عقیدت کی خاطر جاتے ہیں۔ آج بھی ان کی قبروں کے پاس لوگ دن رات قرآن خوانی کرتے رہتے ہیں، درود پاک پڑھتے رہتے ہیں، جس جگہ اتنا قرآن پاک اور درود پاک پڑھا جاتا ہو، اس جگہ امید ہے کہ، اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول بھی بہت زیادہ ہوتا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے یہ فوت شدہ اولیاء اللہ خوب مستفید بھی ہوتے ہوں گے۔ ایسے لگتا ہے کہ، اللہ تعالیٰ نے ان شخصیات کو دنیا میں اتنا مشہور خود

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

ہی کر دیا ہے، زیادہ سے زیادہ لوگوں ان کے مزارات پر جا کر قرآن پاک پڑھیں، درود پاک پڑھیں، تاکہ اس سے ان فوت شدہ بزرگ اور پڑھنے والے دنوں کو ہی اللہ تعالیٰ خوب اجر عظیم عطا فرمائیں۔

سوال 11: اگر، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی ادارے اپنا کام درست نہ کریں تو پھر بھی عوام قانون کو اپنے ہاتھ میں نہیں لے سکتی ہے۔ قرآن پاک و صحیح حدیث پاک کی روشنی میں سمجھیں۔ مزید واقعہ کربلا سے بھی یہی ثبوت ملتا ہے۔ اس پوسٹ کو مکمل اور غور سے پڑھیں۔

جب تک کوئی حکمران اعلانیہ کفر نہ کر دے تب تک اس کی اطاعت مسلمانوں پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ پھیلنے کا اندیشہ ہے۔ اگر کوئی حکمران وقت، ظالم ہو، یا شریعت کے مطابق حکمرانی نہ بھی کرتا ہو، یا فاسق اور گنہگار ہو، تب بھی اس کی اطاعت عوام پر واجب ہے۔ کیونکہ دوسری دوسری صورت میں معاشرے میں انتشار پھیلے گا، اور فتنہ پھیل جائے گا۔ اور فتنہ قتل سے بھی بڑا گناہ ہے۔

فرمان الٰہی: مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی۔ سورت النساء، آیت نمبر 59 (جز)

حدیث پاک: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، (اپنے حاکم کی) سنو اور اطاعت کرو، خواہ ایک ایسا حبشی (غلام تم پر) کیوں نہ حاکم بنا دیا جائے جس کا سر سوکھے ہوئے انگور کے برابر ہو۔ صحیح بخاری-693

حدیث پاک: نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ، امیر کی اطاعت کرنا، چاہے وہ کوئی حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو، اس لیے کہ مومن نکیل لگے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، جدھر اسے لے جایا جائے ادھر ہی چل پڑتا ہے۔ ابن ماجہ-43

یاد رہے، کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے بے شک خود یزید بد بخت کی بیعت نہیں کی تھی، مگر عوام کو خود کبھی بھی یزید کی حکومت کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا تھا۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ کی نیت سے کربلا

نہیں گئے تھے۔بلکہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تو خواتین اور بچے بھی تھے۔ مگر جب یزیدی فوج نے جنگ شروع کر دی،اور پھر آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے انتہائی بہادری کے ساتھ لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔ فلسفہ شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہم سے زیادہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سمجھتے تھے۔ واقعہ کربلا کے بعد حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے، یزید کے خلاف عوام کو اکسایا نہیں تھا۔بلکہ حکمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے خاموشی سے مدینہ منورہ میں اپنی زندگی گزاری-اس کا یہ مطلب نہیں تھا، کہ معاذاللہ، حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے والد محترم کی شہادت کا غم نہیں تھا، یا وہ یزید بدبخت کو درست سمجھتے تھے، بلکہ عوام کو فتنہ اور شر سے محفوظ رکھنے کے لیے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خاموشی کا راستہ اختیار کیا۔

کیا آج کے حکمران معاذاللہ، یزید بدبخت سے بھی بدتر ہیں؟عوام کو حکمرانوں کے خلاف اکسا کر ملک میں مزید فتنہ اور انتشار نہیں پھیلانا چاہیئے۔احتجاج ضرور کریں، مگر حکمت کے ساتھ، مگر عوام کو حکومت کے خلاف بغاوت پر اکسانا، بہت بڑا ظلم ہے۔

حدیث پاک: بنوامیہ کے دور حکومت میں، حجاج بن یوسف نے مشہور صحابی رسول، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہو، کو شہید کر کے آپ کا جسم مبارک تک لٹکا دیا گیا۔ صحیح مسلم (ج:)-6496

حجاج بن یوسف کے اس ظلم عظیم کے باوجود بھی مشہور صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، نے حجاج بن یوسف کے خلاف بغاوت کا حکم نہیں دیا۔بلکہ صحابہ کرام، تو حجاج بن یوسف کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے تھے۔ اس کا مطلب یہ نہیں تھا، کہ حجاج درست انسان ہے، مگر امت کو مزید فتنہ سے محفوظ رکھنے کے لیئے اسے برداشت کیا گیا۔اگر عوام کے مطابق قاضی وقت (جج) غلط فیصلہ سنا بھی دے، اور عوام کو اختلاف ہو، تب بھی حکم قاضی کا ہی چلے گا۔کیونکہ دوسری صورت میں فتنہ بڑھے گا۔اگر قاضی بددیانت ہے، یا حکومت وقت، بھی غلط ہے۔تو پھر بھی، فکر مت کریں ہمارا، رب تو سچا اور انصاف والا ہے، وہ خود ہی، قاضی اور حکومت سے حساب لے لے گا۔ **جذبات کو شریعت کے تابع کرنا ضروری ہے۔قوم سے درخواست ہے کہ، چند لوگوں، کی باتوں میں آ**

کر اپنے ملک کو تباہ مت کریں۔ حکمرانوں، فوج، عدلیہ اور دیگر ریاستی اداروں سے اختلاف اپنی جگہ، مگر امت میں فتنہ، کو پھیلانے سے روکنا بھی بہت ضروری ہوتا ہے۔ اسی لیئے تو میں کہتا ہوں، کہ کسی کی اندھی تقلید میں مبتلا مت ہوں۔ قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک، سے رہنمائی لیں۔

سوال 12: آج جانیئے کہ کس طرح، اسلام کو دنیا میں، صوفیاء کرام نے تلوار سے نہیں، بلکہ جہاد اکبر (اپنی خواہشات اور نفس کے خلاف جنگ)، کے ذریعے پھیلایا ہے۔؟ آخر جہاد اکبر، کفار کے خلاف جہاد سے زیادہ مشکل کس طرح ہے۔؟

کفار کے خلاف لڑنا زیادہ آسان ہے، لیکن اپنی انا، اپنی خواہشات کے خلاف لڑنا زیادہ مشکل ہے۔ دوسروں پر تنقید کرنا انتہائی آسان ہے لیکن اپنی اصلاح کرنا اور دین پر چلنا انتہائی مشکل ہے۔ اپنے آپ کو تکبر، بداخلاقی، دو نمبری، بے حیائی اور جھوٹ وغیرہ سے دور رکھنا ہی تو جہاد اکبر ہے۔

صوفیاء کرام، خواہ، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمت اللہ علیہ ہوں، یا حضرت داتا گنج بخش رحمت اللہ علیہ یا حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمت اللہ علیہ ہوں یا دیگر صوفیاء کرام ہوں، یہ بزرگ اپنے ذات کے عملی نمونے سے لوگوں کو اسلام کی طرف قائل کرتے تھے۔ یہ لوگ اپنے اعلیٰ اخلاق، سچائی، ایمانداری، اخلاص، نرم طبعیت اور عاجزی سے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنالیتے تھے۔ غیر مسلم ان شخصیات سے متاثر ہو کر اسلام سے متاثر ہو جاتے تھے۔ اور اسلام قبول کر لیتے تھے۔ یہ بزرگ محبتیں بانٹتے تھے، نفرتیں نہیں۔

حدیث پاک: افضل جہاد اللہ کے لیئے اپنے نفس سے جہاد کرنا ہے۔ السلسلۃ الصحیحہ-956

حدیث پاک: مجاہد وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں اپنے نفس سے جہاد کرے۔ مسند احمد-151

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے

تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسٰی علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

نوٹ: کفار کے ساتھ جہاد میں تو ایک ہی بار لڑنا یا مرنا ہوتا ہے، مگر اپنے نفس کے خلاف جہاد (یعنی اپنی خامیوں کی اصلاح) ایک مسلسل عمل ہے۔ اور یہ جہاد تمام زندگی کرتے رہنا پڑتا ہے، اپنی خامیوں کو تسلیم کرنا اور پھر اس کی اصلاح کوئی چھوٹا عمل نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے، کہ اپنے نفس کے خلاف جہاد کو جہاد اکبر کہا گیا ہے۔

سوال 13: کئی جوشیلے اور جذباتی لوگوں کے مطابق، صحابہ کرام نے بھی تو تلوار کے زور پر اسلام پھیلایا تھا، لہذا ہمیں بھی طاقت کے زور پر دنیا میں اسلام کو نافذ کرنا چاہیئے۔ آج اصل حقائق جانیئے۔

جب مختلف انبیاء علیہم السلام کی واضح اور براہراست تبلیغ کے بعد بھی جو لوگ سرکشی پر قائم رہے، تو پھر ان پر اللہ تعالٰی کا عذاب ضرور آیا۔ جس طرح قوم عاد و ثمود پر، جس طرح حضرت لوط علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر۔

اسی طرح جب نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں جب روم اور ایران کے بادشاہوں پر حق کو واضح فرمادیا، مگر وہ پھر بھی سرکشی پر ہی قائم رہے، تو اس سرکشی کے نتیجے میں صحابہ کرام، ان سلطنتوں پر عذاب الٰہی کی صورت میں حملہ آور ہوئے۔ کیونکہ ان بادشاہوں نے نبی علیہ السلام، کی براہراست دعوت کا انکار کر دیا تھا۔ اور نبی علیہ السلام نے ان فتوحات کی بشارت اپنی حیات مبارکہ میں پہلے ہی دے دی تھی۔ اور خلافت راشدہ کے دوران صحابہ کرام نے صرف اُن ہی ممالک پر حملہ کیا، جنہوں نے نبی کریم ﷺ کی براہ راست دعوت تبلیغ کو رد کیا تھا۔ صحابہ کرام صرف اور صرف اُنہی لوگوں پر عذاب الٰہی کی صورت میں حملہ آور ہوئے تھے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

لیکن اب کیونکہ نبی ﷺ ہمارے درمیان خود موجود نہیں ہیں، لہذا اب ہمیں یہ حق نہیں ہے کہ، دوسرے ممالک پر حملہ کر دیں اور لوگوں کو زبردستی مسلمان کرنا شروع کر دیں۔ ہمارا کام دلیل، حکمت اور علم سے کفار تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے۔ یہی وجہ ہے، ہر سال لاکھوں لوگ، امریکہ، یورپ اور افریقہ میں مسلمان ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ بھی تلوار سے نہیں علم و حکمت سے مسلمان ہو رہے ہیں۔

کبھی سوچا، حضرت نوح علیہ السلام نے تقریباً 800 سال تک تبلیغ کی مگر صرف 80 کے قریب لوگ ایمان لائے، مگر حضرت نوح علیہ السلام نے کبھی تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جنگوں سے تبلیغ نہیں کی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے تلوار سے دین نہیں پھیلایا۔ یہاں تک کہ، آج دنیا کے سب سے بڑے اسلامی ملک انڈونیشیا میں بھی اسلام جنگ سے نہیں تبلیغ، دلیل اور علم سے ہی پھیلا ہے۔

حضرت داتا گنج بخش، حضرت شیخ عبد القادر جیلانی، حضرت خواجہ معین الدین چشتی، اور مولانا روم رحمت اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، اس کی واضح مثالیں ہیں۔ ان عظیم علمی اور روحانی شخصیات نے لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی، اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کروڑوں لوگوں کو مسلمان کیا، اور عوام اور حکمرانوں کی حکمت اور محبت کے ساتھ تربیت کی۔ جس کا نتیجہ آج دنیا میں مسلمانوں کو کثیر تعداد میں آج نظر آ رہا ہے۔

تو یاد رہے، اسلام تلوار سے نہیں علم، حکمت اور تبلیغ سے پھیلا ہے۔ لہذا ایک طرف لوگوں میں دنیاوی تعلیم زیادہ سے زیادہ پھیلائیں تو دوسری طرف قرآن و حدیث کو مضبوطی سے تھام لیں، اور حکمت کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب رہیں گے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

سوال 14: آخر کیا وجہ ہے کہ، آج مسلمانوں کی اکثریت، علماء اہلسنت (پیر صاحبان، صوفیاء کرام)، کے ساتھ منسلک ہے۔ جبکہ بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ حضرات مسلمانوں کے چھوٹے فرقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اصل میں مسلمانوں میں مختلف طرح کے علماء پائے جاتے ہیں، کچھ دین کو مشکل سے مشکل بنا کر عوام کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تو کچھ کا مقصد، شخصیت پرستی، پیر پرستی اور قبر پرستی نظر آتا ہے۔ کوئی نفلی عبادات پر اتنا زور دیتے ہیں کہ لوگ فرائض تک سے دور ہو جاتے ہیں۔

اصل میں بریلوی، دیوبندی اور وہابی علماء کی اکثریت ایک دوسرے کی جس طرح تذلیل کرتی ہے، وہ انتہائی افسوسناک ہے۔ جبکہ کئی کٹر مولوی صاحبان تو اپنے فرقہ کے علاوہ دیگر فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے۔ کئی مولوی حضرات میں شدت پسندی عام ہے، اور جہالت یہاں تک ہے، کہ کئی مولوی تو پاک فوج، مزارات اور میلاد شریف کی محافل پر خودکش حملوں تک کو جائز سمجھتے ہیں۔ اپنے علاوہ دوسرے فرقہ کے مسلمانوں پر بدعتی، گمراہی، بدعقیدگی اور معاذاللہ، کفر تک کے فتوے لگانے سے گریز تک نہیں کیا جاتا۔

ان تمام حالات میں علماء اہلسنت (آستانوں والے بزرگ، اور صوفی بزرگ)، ہی وہ لوگ ہیں جو لوگوں میں نفرتیں نہیں محبتیں بانٹتے ہیں۔ یہ لوگ، اپنے علاوہ چھوٹے فرقے کے مسلمانوں پر بدعقیدگی، بدعتی، گمراہ اور مشرک وغیرہ کے فتوے نہیں لگاتے۔ بلکہ سب کے پیچھے نماز تک پڑھ لیتے ہیں۔ اور دین میں موجود آسانیاں لوگوں کو بتاتے ہیں، تاکہ لوگوں کو دین آسان لگے، اور اور دین کے قریب آئیں۔ یہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرنے کی کوشش کرتے ہیں، نہ کہ، اپنی ذات کے قریب۔ ان کے پاس خواہ کوئی بریلوی جائے یا دیوبندی یا وہابی یا شیعہ، یا کوئی اور بھی، یہ اخلاق اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ جبکہ بریلوی، وہابی اور دیوبندی علماء کی اکثریت جو ایک دوسرے کے خلاف زبان استعمال کرتے ہیں، وہ انتہائی قابل افسوس ہے۔ اخلاقیات کو تو شاید ہمارے کئی علماء بھول ہی چکے ہیں۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

علماءاہلسنت(آستانوں والے بزرگ، صوفی بزرگ)، بھی انسان ہیں، لازمی نہیں کہ ان کی بھی ہر بات یا عمل درست ہی ہو، جو بات ان کی بھی قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ٹکرائے، اس بات کو رد کر دیں، کیونکہ ہدایت کا اصل سرچشمہ صرف اور صرف قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک ہی ہے۔ ویسے عام طور پر، یہ لوگ، اپنی محبتوں والی طبعیت، اخلاق، دین کو آسان بنا کر پیش کرنا، اعتدال، نرم طبعیت، برداشت، اور علم و حکمت کی وجہ سے آج بھی امت مسلمہ کی رہنمائی میں بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں، اور یہی وجہ ہے کہ امت کی اکثریت ان کی دین کی تشریح کو ہی زیادہ درست سمجھتی ہے۔ اور یہی امت مسلمہ کا سب سے بڑا فرقہ یا جماعت بھی ہے۔

سوال 15: اصل میں، غزوہ ہند تقریباً 1300 سو سال پہلے ہو چکا ہے۔ ضعیف نہیں بلکہ، صحیح حدیث پاک، سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

حدیث پاک: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت میں سے دو جماعتوں کو اللہ تعالیٰ نے آگ سے آزاد فرما دیا ہے: ایک وہ جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ (مل کر دجال کے مقابلے میں صف آرا) ہو گی۔ نسائی-3177

اہم بات: نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں آج کا پاکستان اور سندھ، یہ تمام ہندوستان کا ہی حصہ تھے۔ جو جماعت سب سے پہلے ہندوستان پر حملہ آور ہوئی وہ محمد بن قاسم کی فوج تھی، جو سندھ کے راستے ہندوستان پر حملہ آور ہوئی تھی۔ تو لہذا ان شاءاللہ تعالیٰ، وہ جماعت تو جنتی ہے۔ ویسے تو کئی لوگ بعد میں آنے والے کئی مسلمان حکمرانوں کو بھی اس جماعت میں شامل کرتے ہیں، جس طرح بابر، غوری، محمود غزنوی وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ درست نہیں لگتا، کیونکہ، حدیث پاک میں واضح موجود ہے، ایک جماعت جو ہندوستان پر حملہ کرے گی۔ یہ نہیں

کہا گیا، کہ تمام جماعتیں جو ہندوستان پر حملہ کرتی رہیں گیں۔ لہذا محمد بن قاسم والی جماعت ہی پہلی جماعت ہے جس نے ہندوستان پر حملہ کیا، اور ان شاء اللہ تعالیٰ وہی جماعت جنتی بھی ہو گی۔

نوٹ: کئی علماء کے مطابق غزوہ ہندا بھی پیش آنا ہے۔ لیکن ہماری معلومات کے مطابق ان علماء کے پاس اپنی بات کی دلیل کے حق میں ایک بھی صحیح حدیث پاک موجود نہیں ہے۔

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

آخر مسلمانوں کے چھوٹے فرقے مثلاً، بریلوی، دیوبندی، وہابی اور شیعہ، کس طرح مسلمانوں کے سب سے بڑے فرقے یا جماعت (صوفیانہ اسلام، صوفی بزرگ، آستانے والے پیر صاحبان) سے فرق ہیں؟

جماعت اہلِ سُنت میں حنفی، مالکی، شافی، اور حنبلی سب کی اکثریت شامل ہے۔ ترکی، پاکستان، ملائیشیاء، اردن، شام، انڈونیشیا، بھارت، مصر، اور بنگلہ دیش کے تقریباً 80% سے زیادہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔

1 یہ لوگ اختلافات کے باوجود بھی دوسرے فرقہ کے مسلمانوں کے پیچھے نماز پڑھنے کے قائل ہیں، کیونکہ یہ صحیح حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے۔ بخاری شریف-695

fakeer.pk

2 یہ لوگ آلاتِ موسیقی کے ساتھ حمد و نعت اور چھوٹی داڑھی رکھنے، دونوں کے قائل ہیں۔ کیونکہ یہ معاملات حدیث پاک سے ثابت ہوتے ہیں۔ صحیح بخاری ۔ 3931 اور صحیح بخاری ۔ 952

یہی وجہ ہے کہ، مسلمانوں کی اکثریت (اہلسنت)، جس میں ترکی، مصر، اردن، شام، یمن، انڈونیشا، ملائیشیا، پاکستان، بھارت اور بنگلہ دیش، کے اکثریتی مسلمان شامل ہیں، قوالی، سماع، اور آلات موسیقی کے ساتھ حمد و نعت کے قائل ہیں۔ بلکہ مصر، ترکی، شام اور عرب شریف تو صوفی میوزک بہت عام ہے۔

3 مسلمانوں کی اکثریت (اہلسُنت)، چھوٹی اور بری داڑھی رکھنا دونوں ہی کی قائل ہے۔ کیونکہ چھوٹی داڑھی رکھنا اور بڑی داڑھی رکھنا دونوں حدیث پاک سے ثابت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مفتی اعظم مصر، احمد الطیب صاحب، محدث اعظم شام، پیر ثاقب شامی صاحب، پیر صاحب سندر شریف، طاہر القادری صاحب، مصر، ترکی، یمن، اوردن، شام، اور عرب شریف کے اکثر علماء کرام کی داڑھی چھوٹی ہے۔

4 ان کا عقیدہ ہے، کہ نبی پاک ﷺ کے والدین مسلمان تھے۔ اور نہ صرف مسلمان تھے بلکہ کائنات کی عظیم ترین شخصیات میں اُن کا شمار ہوتا ہے۔ صحیح بخاری ۔ 3557 اور ترمذی ۔ 3607 , 3608

5 یہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کے والد کو کافر نہیں مانتے اور ان کا عقیدہ ہے کہ آزر جو کافر تھا۔ وہ حضرت ابراہیم علیہ اسلام کا چچا تھا والد نہیں تھا۔ کیونکہ عربی زبان میں لفظ "ابی" صرف حقیقی والد کے لیے ہی استعمال نہیں ہوتا، بلکہ لفظ "ابی" چچا اور دادا وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ ثبوت کے لیے پڑھیں۔ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 133) مزید ثبوت کے لیے پڑھیں صحیح بخاری 3557 اور ترمذی 3607 , 3608

6 یہ میلاد شریف کو منانا جائز سمجھتے ہیں۔

7 یہ فوت شدہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنے اور ان سے دُعا مانگنے کو جائز نہیں سمجھتے۔ مگر اولیاء اللہ کے مزارت پر جانے کو، فاتحہ کرنے کو اور اولیاء اللہ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے کو جائز ضرور سمجھتے ہیں۔

8 یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہو، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہو اور دیگر صحابہ کرام کا ادب اپنی جان سے بڑھ کر کرتے ہیں۔

9 ان کی نظر میں مزارات کو شہید کرنا ایک بہت بڑی گستاخی اور بے ادبی ہے۔

www.fakeer.pk

10 یہ لوگ یزید بد بخت کو ایک بدکار اور ظالم حکمران مانتے ہیں۔

AliMagnus

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

پروفیسر احمد رفیق اختر صاحب

پیر نصیر الدین نصیر صاحب

مولانا وحید الدین خان صاحب

مولانا اسحاق صاحب

جاوید احمد غامدی صاحب

نعمان علی خان صاحب

ڈاکٹر ذاکر نائیک صاحب

یوٹیوب پر ان علماء کرام کے بیانات ضرور سنا کریں۔

لیکن یہ شخصیات بھی انسان ہیں، اور ان کے تمام نظریات سے متفق ہونا کوئی ضروری نہیں ہے۔ اصل سرچشمہ ہدایت صرف اور صرف قرآن و صحیح حدیث ہی ہے۔ آپ کے علم، عقل اور شعور کے مطابق، ان شخصیات کی بھی جو باتیں آپ کو قرآن و صحیح حدیث کے خلاف لگیں، ان باتوں پر بے شک عمل اور یقین نہ کریں۔

www.fakeer.pk

روز محشر، ہر انسان سے اس کے علم، عقل اور شعور کے مطابق ہی سوال جواب کیا جائے گا۔ لہذا اندھی تقلید، کبھی بھی کسی بھی، سیاسی یا مذہبی رہنماء کی مت کریں۔ مرتے دم تک اپنا دماغ استعمال کرتے رہیں۔ اور جو بھی فیصلہ کریں، اس میں اخلاص اور سچائی ہو۔ قرآن و صحیح حدیث کو ترجمہ کے ساتھ پڑھنا شروع کر دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ، آپ کا علمی اور شعوری معیار انتہائی بلند ہو جائے گا، اور آپ کو درست اور غلط کی پہچان کرنے میں بہت مدد ملے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ، دین و دنیا میں ہمیشہ کامیاب ہی رہیں گے۔

آخر کن علماء کی تقلید کرنی چاہیے؟ جو علماء، آپ کو نہ تو اپنی ذات، یا کسی مخصوص فرقہ سے چپکے رہنے کا مشورہ دیں، اور نہ ہی آپ سے مالی تعاون کی امید رکھیں، صرف قرآن و حدیث کی روشنی میں اپنا موقف پیش کر کے الگ ہو جانا بہتر سمجھیں، اور فیصلہ آپ پر چھوڑ دیں، تو ایسے علماء، کو ضرور سنیں۔ محمد علی حسن (فقیر مدینہ)

fakeer.pk AliMagnus

fakeer.pk AliMagnus www.fakeer.pk

بہترین روحانی علاج، جو قرآن پاک اور صحیح حدیث پاک سے ثابت بھی ہوتا ہے۔

ہر قسم کی بیماری، نظرِ بد، کالا جادو، جنات، آسیب اور دیگر آفات سے محفوظ رہنے اور علاج کا وظیفہ۔

- 1 بار . درود شریف (نماز والا)
- 1 بار . الحمد شریف
- 4 بار . آیت الکُرسی
- 3 بار . سورۃ الکوثر
- 3 بار . سورۃ الاخلاص
- 1 بار . سورۃ الفلق
- 1 بار . سورۃ الناس
- 1 بار . درود شریف (نماز والا)

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

وضو کے بغیر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مگر، باوضو ہو کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

زیادہ بہتر اور جلد نتائج حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ یہ وظیفہ دن میں کم از کم 2 بار لازمی پڑھیں۔ خاص کر رات سونے سے پہلے اور صبح گھر نکلنے سے پہلے کم از کم ایک بار ضرور پڑھ کر اپنے آپ پر اور اپنے گھر والوں پر دم کر لیں۔

حوالہ جات

صحیح بخاری - 5738، 5739، 4439، 5687، 5688، 3370، 5007، 2311

ترمذی - 3575، 486، 2457

AliMagnus fakeer.pk www.fakeer.pk